

{ صدیقی عبدالقیوم خان }
{ صدر آزاد کشمیر }

مسئلہ کشمیر عالم اسلام کے لیے ایک چیلنج ہے

تازہ ترین صورت حال پر غور و خوض کے لیے دعوت ہے

”آل پاکستان کشمیر کانفرنس کو کامیاب بنانے کی اپیل“

آج ہم ملکی و قومی سطح پر جس سنگین مسائل سے دوچار ہیں وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ ان سے جلد براہ روبرو ہونے کے لیے قومی سطح پر غور و خوض کر کے کوئی متفقہ اور محسوس لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور پھر اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنی تمام اجتماعی اور انفرادی قوتوں اور وسائل کو بروئے کار لایا جائے۔

مرن اس طرح ہم اس بہت بڑے چیلنج سے غمہ برسا ہو سکتے ہیں جو آج ہمیں ملکی و قومی سطح پر درپیش ہے۔ اس وقت قومی سطح پر جن سنگین مسائل کا سامنا ہے ان میں سے ایک اہم مسئلہ کشمیر کا مسئلہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر نظریاتی، تمدنی، جغرافیائی اور تاریخی ہر اعتبار سے پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک آزاد کشمیر اپنے پس منظر اور نصب العین کے اعتبار سے ابتدا ہی سے تحریک پاکستان کا ایک حصہ رہی ہے۔ پھر تقسیم برصغیر کے اصولوں کے مطابق بھی غائب مسلم اکثریت کا علاقہ ہونے کی وجہ سے ریاست جموں و کشمیر کو پاکستان ہی کا ایک حصہ ہونا چاہیے تھا، لیکن تجارت نے ان تمام اصولوں اور کشمیری عوام کی خواہش اور کوشش کے بالکل علی الرغم کشمیر کے ہندو مہاراجہ کے ساتھ مل کر ایک بین الاقوامی سازش کے ذریعہ جہن کا مقصد بالآخر مسلمانان برصغیر کا مکمل استیصال کر کے ایک عظیم برہمنی سازش کا قیام تھا ریاست ایک بڑے بڑے بڑے بڑے تسلط جمایا اور اب انتہائی عیساری اور پوری قوت کے ساتھ ریاست کے باقی ماندہ حصہ کو کشمیر کو بھی ہڑپ کرنے کے لیے بڑھ رہا ہے اور اس کے لیے مرن قومی اور سیاسی سطح پر بھی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی دباؤ ڈال رہا ہے۔ اس سلسلہ میں تجارتی سامراج کے سٹریٹیجی ہندوؤں کی سیاسی بائیل آرڈر شاسٹر کے الفاظ میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ

تم اپنے دشمن کو بازو بچاؤ..... تو اسے اپنا دوست بناؤ۔ پھر جب تم اسے مارنے لگو تو اس سے بے یل گیر ہو جاؤ اور جب تم اسے مار چکو تو اس کی لاش پر آنسو بہاؤ۔
جو لوگ پاکستان کے دفاعی امور پر نظر رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی آزاد کشمیر کی مخصوص جغرافیائی پوزیشن کو بھی جانتے ہیں..... انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ آزاد کشمیر کو پاکستان کے دفاعی حصار کی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قائد اعظم نے ریاست جموں و کشمیر کو پاکستان کی شررگ قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

” کوئی بھی باغیرت قوم اپنی شررگ کو دشمن کے قبضہ میں نہیں رہنے دیتی.....“

ریاست جموں و کشمیر کی یہ جغرافیائی اور دفاعی اہمیت ہے جس کی وجہ سے بھارت اس کے ایک حصہ پر فائدہ تسلط کے بعد اب اپنی پوری قوت اور عیاری سے کام لے کر اس کے بقیہ حصہ آزاد کشمیر پر بھی قبضہ جانے کے لیے کوشاں ہے..... اور اس خطہ کے ایک ایک انچ پر تسلط جانے اور باقی رکھنے کے لیے اپنی پوری فوجی اور سیاسی قوت کو استعمال کر رہا ہے، کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ پاکستان کے اس دفاعی حصار کے ختم ہو جانے کے بعد اس کے لیے پاکستان کے مشرقی بازو کی طرح اس کے مغربی بازو پر بھی تسلط جانا کچھ زیادہ مشکل نہیں رہے گا اور یوں اسلامیان برصغیر کی اس آخری پناہ گاہ مملکت خداداد پاکستان کو ختم کرنے کے بعد اس کے لیے اکٹھ بھارت کی صورت میں ایک عظیم برہمنی ریاست کے تینام کے دیرینہ خواب کو شرمندہ تعبیر کرنا آسان ہو جائے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم بھارت کے ان توسیع پسندانہ عزائم اور اس کی مخصوص سرترنجی کو کچھ کر اس سے عمدہ براہ کرنے کے لیے نہایت سنجیدگی سے غور و خوض کریں۔

میں یہ ذکر بے جا نہ ہو گا کہ بد قسمتی سے پچھلی ایک مدت سے بعض حلقوں میں غالباً بھارتی اور عالمی سامراجی قوتوں کے پروپیگنڈہ کے باعث یہ تاثر پایا جا رہا ہے کہ کشمیر پاکستان سے اور تحریک آزاد کشمیر کا تحریک پاکستان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر اپنے پس منظر، نصب العین اور اہمیت کے اعتبار سے صرف کشمیر ہی کی گاہیں بلکہ پوری قلب پاکستان ہے کیونکہ تحریک آزاد کشمیر کے تحریک پاکستان ہی کا ایک حصہ ہونے

کی وجہ سے مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور پوری ریاست جموں و کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے بغیر تحریک پاکستان کی تکمیل ناممکن ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اگر خدا نخواستہ بھارت تحریک آزادی کشمیر کو کھل کر پوری ریاست جموں و کشمیر کو اپنے جارحانہ تسلط کا شکار بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں خود پاکستان کی بقا اور سالمیت بھی خطرے میں پڑے بغیر نہیں رہ سکتی۔

یہاں اس حقیقت کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بھارت کے جارحانہ عزائم کا ہدف صرف پاکستان ہی نہیں پورا عالم اسلام ہے اور اس کے اصل عزائم یہ ہیں کہ اپنے گرد و پیش کے مسلم ممالک پاکستان، افغانستان، ایران و آئٹھنیشیا وغیرہ پر قبضہ کر کے اپنے تدریم دیوالائی تصور کے مطابق دریا لے جیحوں سے جکار تہ تک ایک عظیم برہمنی سلطنت کا قیام عمل میں لایا جائے اس اعتبار سے بھارتی جارحیت صرف پاکستان ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام کے لیے ایک زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ یوں مسئلہ کشمیر صرف کشمیریوں ہی کا نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کا مسئلہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسئلہ کشمیر اس وقت ایک انتہائی نازک اور سنگین صورت حال سے دوچار ہے۔ گزشتہ بھارت جنگ کے نتائج نے بھارتی سامراج کے حوصلوں کو اس حد تک بڑھا دیا ہے کہ وہ انتہائی بھاری اور پوری قوت سے کام لے کر ریاست جموں و کشمیر کے بقیہ حصہ آزاد کشمیر پر قبضہ کر کے تحریک آزادی کشمیر کو کھل دینے کی تیاری کر رہا ہے کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اگر پاکستان کو کچھ بھی مہلت مل گئی تو وہ ایک بار پھر اس کے جارحانہ عزائم کا سرکھنے کے قابل ہو جائے گا۔ اس لیے وہ پاکستان کو مزید مہلت دینے بغیر اس کے خلاف ایک بار پھر جارحیت کا ازکباب کرنا چاہتا ہے، لیکن یہ یقین ہے کہ اگر ملت پاک اس سلسلہ میں اپنے موقف کو متفقہ طور پر پوری قوت اور یکجہتی کے ساتھ دنیا کے سامنے رکھ دے تو یہ بات بھارتی جارحیت سے عمدہ برا ہونے کے لیے حکومت کے ہاتھ بھی مضبوط کرے گی اور اس سے عالمی دوائے عالمہ بھی بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کے حق میں ہموار ہوگی۔ لیکن اگر اس وقت ملت پاک نے اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی کی اور اس کے نتیجہ میں خدا نخواستہ بھارت اپنے توسیع پسند عزائم کی تکمیل میں کامیاب ہو گیا تو یہاں صرف تحریک آزادی کشمیر

مسئلہ کشمیر عالم اسلام کے لیے۔۔۔

کے لیے ہی نہیں بلکہ خود پاکستان کی بقا اور سالمیت کے لیے بھی انتہائی خطرات کا سامنا کر رہی ہے۔ تاریخ ہمارے گواہ ہے کہ کبھی صحافت نہیں کرے گی۔

میں احساس بنے جس کی وجہ سے آزاد حکومت ریاست جوں و کشمیر نے جو تحریریں آزاد کی کشمیر کی فائدہ حکومت ہونے کی وجہ سے ایک نظریاتی حکومت ہے۔۔۔۔۔ یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال پر تو میسج پر غور و خوض کرنے کی غرض سے آزاد کشمیر میں ایک آل پاکستان کشمیر کانفرنس منعقد کی جائے اور اس میں آزاد کشمیر اور پاکستان کے تمام حکام، نگران، سربراہان، صحافیوں، دانشوروں اور مزدور لیڈروں کو دعوت شرکت دی جائے۔

میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ آزاد کشمیر حکومت ریاست جوں و کشمیر نے مجوزہ کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ اور اعلان گزشتہ کئی ماہ سے کیا ہے اور اسے ہر صورت منعقد کرنے کے انتظامات تیزی سے کیے جا رہے ہیں لیکن جس چیز نے مجوزہ کانفرنس کی اہمیت کو غیر معمولی بنا دیا ہے مقبوضہ کشمیر کی تازہ ترین سیاسی صورت حال ہے جو اس اعتبار سے حد درجہ تشویشناک ہے کہ بھارت ایک بار پھر جبر و تشدد اور ترغیب و تحریک کے مختلف ہتھکنڈوں سے کام لے کر وہاں تحریک آزادی کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مقبوضہ کشمیر کی سیاسی صورت حال کے بارے میں تازہ ترین اطلاعات ہم سب کے لیے ایک لمحہ فکریہ مہیا کرتی ہیں۔

میں یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس بات کو ملنی درجہ البصیرت سمجھتے ہیں کہ جہاں پاکستان کی بقا و سالمیت کا دار و مدار بڑی حد تک مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور پوری ریاست جوں و کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق پر ہے۔۔۔۔۔ وہاں تحریک آزادی کشمیر کی تکمیل کا تمام تر انحصار بھی پاکستان کی سالمیت اور استحکام پر ہے۔ اس لیے ہم اس بات کو پوری طرح سمجھتے ہیں کہ تحریک آزادی کشمیر کی تکمیل کے ساتھ پاکستان کی بقا و سالمیت کے سلسلہ میں بھی ہم کشمیری مسلمانوں پر انتہائی گراں بار ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو ہمیں ہر صورت ادا کرنا ہوں گی اور یہ کہ نہ جانے ہر گز ہمیں آل پاکستان کشمیر کانفرنس میں ایک اہم قدم ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ۔